سوال

(135)داڑھی کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

داڑھی کی مقدار کتنی ہونی چاہیے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

داڑھی کے متعلق اللہ سبحانہ وتعالی کا حکم ہے کہ اس کو چھوڑ دو اس لیے داڑھی رکھنا فرض ہے ۔

(الف) داڑھی کہتے کس ہیں؟

داڑھی سے مراد وہ بال ہیں جو رخساروں اور ٹھوڑی پر ہوتے ہیں، دائیں آنکھ کی دائیں طرف سے اور بائیں آنکھ کی بائیں طرف سے لے کر ٹھوڑی کے آخر تک اسی طرف دونوں طرف کی سائیڈوں سے آخر تک جتنے بھی بال ہیں وہ داڑھی کا حصہ ہیں یعنی داڑھی میں شمار ہوتے ہیں ۔

لغت عربی میں یہی داڑھی کی حد مقرر ہے اس لیے جو لوگ داڑھی کو سیدھا کھڑا کرنے کے لیے خط وغیرہ لیتے ہیں یا رخسارون سے بال صاف کرت ہیں وہ ناجائز کام کا ارتکاب کرتے ہیں ۔ اوپر سے اس طرح کا خط ہرگز نہیں لینا چاہیے ۔

باقی لمبائی میں داڑھی کتنی ضروری ہے؟

اس کے لیے اصولی بات یہ ہے کہ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے کہ :

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا (الاحزاب : ۲۱)

''یعنی ہر بات، کام، اور معاملے میں رسول اللہ ﷺ کا نمونہ ایک بہترین نمونہ ہے اس لیے تم بھی (اے مومنو!) ہر بات اور کام میں ان کا نمونہ اختیار کریں ۔''

اب جب ہم احادیث میں ان کا نمونہ دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی داڑھی مبارک سینے پر پڑتی تھی لہذا یہی داڑھی کی شرعی حد ہے یعنی داڑھی اتنی رکھنی ہے کہ سینے تک پہنچے، اس سے زیادہ کو بے شک کاٹا جاسکتا ہے کیونکہ اس کی جو شرعی حد تھی وہ اللہ سبحانہ وتعالی نے آپ ﷺ کی مبارک داڑھی کی صورت میں ہمیں دکھادی

ہے۔ لہذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع میں ان کے حکم کی تکمیل ہیں داڑھی کو اتنا رکھنا ہے کہ سینے تک پہنچے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 510

محدث فتویٰ